روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ یکم دسمبر 2010ء 24ذی الحجہ 1431 ہجری یکم فتح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 243

## اللہ بہتر جانتا ہے

آنحضرت ﷺ کی مجلس میں شہداء کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا:-

میری امت کے اکثر شہداء وہ ہیں جو اپنے بستروں پر طبعی وفات پائیں گے۔اللہ تعالیٰ ان کی نیتوں کو بہتر جانتا ہے۔

(مسند احمد حدیث نمبر3584)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس موت کے پیدا ہو جانے سے عجیب طور کی قوتیں خدا تعالیٰ کی راہ میں پیدا ہو جاتی ہیں وہ باتیں جو دوسرے کہتے ہیں پر کرتے نہیں اور وہ راہیں جو دوسرے دیکھتے ہیں پر چلتے نہیں اور وہ بوجھ جو دوسرے جانچتے ہیں پر اٹھاتے نہیں ان سب امور شاقہ کی اس کو توفیق دی جاتی ہے کیونکہ وہ اپنی قوت سے نہیں بلکہ ایک زبردست الٰہی طاقت اس کی اعانت اور امداد میں ہوتی ہے جو پہاڑوں سے زیادہ اس کو استحکام کی رو سے کر دیتی ہے اور ایک وفادار دل اس کو بخشتی ہے تب خدا تعالیٰ کے جلال کے لئے وہ کام اس سے صادر ہوتے ہیں اور صدق کی باتیں ظہور میں آتی ہیں کہ انسان کیا چیز ہے اور آدم زاد کیا حقیقت ہے کہ خود بخود ان کو انجام دے سکے وہ بکلی غیر سے منقطع ہو جاتا ہے اور ماسوا اللہ سے دونوں ہاتھ اٹھا لیتا ہے اور سب تفاوتوں اور فرقوں کو درمیان سے دور کر دیتا ہے اور وہ آزمایا جاتا اور دکھ دیا جاتا ہے اور طرح طرح کے امتحانات اس کو پیش آتے ہیں اور ایسی مصائب اور تکالیف اس پر پڑتی ہیں کہ اگر وہ پہاڑوں پر پڑتیں تو انہیں نابود کر دیتیں اور اگر وہ آفتاب اور ماہتاب پر وارد ہوتیں تو وہ بھی تاریک ہو جاتے لیکن وہ ثابت قدم رہتا ہے اور وہ تمام سختیوں کو بڑی انشراح صدر سے برداشت کر لیتا ہے اور اگر وہ ہاون حوادث میں پیسا بھی جائے اور غبار سا کیا جائے تب بھی بغیر انی مع اللہ کے اور کوئی آواز اس کے اندر سے نہیں آتی۔ جب کسی کی حالت اس نوبت تک پہنچ جائے تو اس کا معاملہ اس عالم سے وراء الوراء ہو جاتا ہے اور ان تمام ہدایتوں اور مقامات عالیہ کو ظلی طور پر پالیتا ہے جو اس سے پہلے نبیوں اور رسولوں کو ملے تھے اور انبیاء اور رسل کا وارث اور نائب ہو جاتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد5صفحہ235)

## مستحق طلباء کی امداد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندہ کرتی ہے اسی طرح ہر گاؤں میں اس کیلئے کچھ چندہ جمع کر لیا جائے۔جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے اس طرح کوشش کی جائے کہ ہر گاؤں میں دو تین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ (30/اکتوبر1945ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے تحت حضرت مصلح موعود کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے نگران امداد طلبہ کا شعبہ اس نیک اور مفید کام میں مصروف ہے۔اور سینکڑوں غریب طلبہ اس شعبہ کے تعاون سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔امداد طلبہ کا یہ شعبہ اس تعاون کو آمد ہونے کے ساتھ ہی بہتر طور پر ممکن بنا سکتا ہے۔لیکن اس کی آمد اس وقت بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔طلباء کی کتب، یونیفارم اور مقالہ جات کیلئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔سالانہ داخلہ جات 2۔ماہوار ٹیوشن فیس
3۔درسی کتب کی فراہمی 4۔فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری وسیکنڈری 8ہزار سے 10ہزار روپے تک سالانہ
2۔کالج لیول 24ہزار سے 36ہزار روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی۔ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کا اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

## برائے مجلس ناصرات الاحمدیہ پاکستان

# مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان "ایک احمدی بچی کے اوصاف"

## قواعد، ذیلی عناوین و امدادی کتب 11-2010ء

## قواعد

☆عنوان مقالہ **"ایک احمدی بچی کے اوصاف"**

☆مقالہ کے الفاظ 25 ہزار سے کم اور 40 ہزار سے زائد نہ ہوں۔ الفاظ کی پابندی ضروری ہے۔ بصورت دیگر مقالہ مقابلہ میں شامل نہ ہوگا۔

☆مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان، اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، مکمل پوسٹل ایڈریس بمعہ فون نمبرز، اپنی تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور سے صاف اور خوشخط تحریر کریں۔

☆مقالہ نگار اپنے الفاظ کی تعداد کو مقالہ کے شروع میں نمایاں طور پر تحریر کریں۔

☆جن کتب کا حوالہ دیا جائے اُن کے مصنفین، کتاب کا نام، شائع کرنے والے ادارے کا نام، ایڈیشن، سنِ اشاعت، جلد اور صفحہ نمبر کا ذکر ضرور کیا جائے۔ حوالہ جات کو درست اور نمایاں طور پر تحریر کیا جائے۔

☆کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوشخط تحریر کریں۔ دائیں طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھیں۔

☆مقالہ مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2011ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے۔

☆اس مقابلہ میں مجلس ناصرات الاحمدیہ پاکستان کی ممبرات شریک ہوں گی۔

☆ناصرات اپنے مقالہ جات مع تصدیق صدر لجنہ مقامی، لجنہ اماء اللہ پاکستان کی وساطت سے ارسال کریں۔

☆مقالہ لکھنے والے اراکین کی راہنمائی کے لئے ذیلی عناوین اور امدادی کتب کی فہرست دی جارہی ہے۔ تاہم مقالہ نویس ان کتب کے علاوہ مزید کتب سے بھی استفادہ کرسکتے ہیں۔ مقالہ تحریر کرتے وقت قیادت تعلیم کی طرف سے دیئے گئے ذیلی عناوین کی پابندی لازمی ہے۔

☆مقالہ نویس مقالہ مرکز میں جمع کروانے سے قبل ایک کاپی اپنے پاس رکھ لیں۔ مرکز میں جمع شدہ مقالہ واپس نہیں دیا جائے گا۔

☆مقالہ نویس اراکین کے لئے تمام قواعد کی پابندی لازمی ہے۔

☆انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

اوّل: ماڈل مینارۃ المسیح + کتب + سند امتیاز + 15 ہزار روپے نقد انعام

دوم: ماڈل مینارۃ المسیح + کتب + سند امتیاز +10 ہزار روپے نقد انعام

سوم: ماڈل ستارہ احمدیت+ کتب+ سند امتیاز +5 ہزار روپے نقد انعام

ان تین انعامات کے علاوہ دس انعامات حُسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والوں کو انعامی کتب اور سند امتیاز کی صورت میں دیئے جائیں گے۔ مقابلہ میں شرکت کرنے والی تمام ناصرات کو سند شرکت بھی دی جائے۔

## ذیلی عناوین

1- قرآن وحدیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود اور خلفاء کی روشنی میں مثالی احمدی بچی۔
2- قیام نماز کی عادت۔ 3- عشق قرآن کریم۔ 4- دعا پر ایمان۔ 5- خلافت سے محبت اور وابستگی۔
6- حصول علم کا شوق۔ 7- والدین کی اطاعت۔ 8- محنت کی عادت۔ 9- دینی کتب کے مطالعہ کا شوق۔
10- ناصرات کی تنظیم سے تعلق۔ 11- پانچ بنیادی اخلاق کا پایا جانا۔ 12- شرم وحیا۔
13- مالی قربانی۔ 14- دیگر قابل ذکر خصوصیات۔

## امدادی کتب

1- قرآن کریم۔ 2- ملفوظات۔ 3- تفسیر کبیر۔
4- خدمت دین کا فریضہ اور احمدی خاتون۔ حضرت مصلح موعود
5- الاذھار لذوات الخمار (مکمل سیٹ)۔ 6- المصابیح۔ (جلد اوّل و دوم) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
7- میری والدہ۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
8- احمدیت کی نئی نسل کی ذمہ داریاں۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب
9- حدیقۃ الصالحین۔ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب
10- مسلمان عورت کی بلند شان۔ حضرت عبدالرحیم درد صاحب
11- احادیث الاخلاق۔ مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب
12- حضرت محمد ﷺ۔ مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب
13- اسوہ انسان کامل۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
14- مشعل راہ۔ (برائے اطفال و ناصرات)
15- حوّا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ۔ شائع کردہ لجنہ اماء اللہ کراچی
16- احمدی بچہ۔ (حصہ اوّل تا پنجم) مکرم عبدالمنان دہلوی صاحب
17- مسلم بچوں کے سنہری کارنامے۔ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب
18- مکتب احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے۔ مکرم مشتاق اخگر لکھنوی صاحب
19- 700 احکام خداوندی۔ مکرم حنیف احمد محمود صاحب
20- راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا۔ مکرمہ درثمین طاہر صاحبہ
21- کامیابی کی راہیں۔ خدام الاحمدیہ پاکستان

## رسائل

"ماہنامہ مصباح"، "تشحیذ الاذہان"

## اخبارات

"روزنامہ الفضل"۔ "الفضل انٹرنیشنل"

مکرم بشارت الرحمٰن بٹ صاحب

# تنزانیہ کے تجارتی میلہ میں جماعت کی شمولیت

دارالسلام تنزانیہ میں ہر سال ماہ جولائی میں ایک تجارتی میلہ (Trade Fair) منعقد ہوتا ہے۔ یہ میلہ ایک مخصوص گراؤنڈ سبع سبع (SabaSaba) میں منعقد کیا جاتا ہے اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ اس کو دیکھنے آتے ہیں۔ جہاں دیگر مذہبی تنظیمیں اس میں سٹال لگاتی ہیں وہاں جماعت احمدیہ بھی ہر سال اس میں اپنا سٹال لگاتی ہے جو دعوت الی اللہ کا بہت متاثر ذریعہ ہوتا ہے۔

امسال بھی جماعت کا بک سٹال لگایا گیا۔ جو 28/جون سے 9/جولائی تک لگا رہا اور اس میں مختلف جماعتی کتب جن میں قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ، نماز اور دیگر کتب فروخت ہوئی ہیں۔ اسی طرح بعض کتب اور پمفلٹس مفت بھی تقسیم کئے جاتے رہے۔

ہمارا سٹال ہر ایک کی توجہ کا مرکز ہوتا ہے کیونکہ اس میں حضرت اقدس مسیح موعود اور خلفاء کی تصاویر کے علاوہ ایم ٹی اے بھی لگا ہوتا ہے جہاں حضور انور کے خطبات اور کلاسز دکھائی جاتی ہیں۔

امسال ہمارے سٹال میں نماز کے لئے ایک جگہ بھی مقرر کی گئی تھی جس میں تقریباً پانچ ہزار افراد نے نماز ادا کی۔ اور اس تجارتی میلہ کے دوران قریباً آٹھ ہزار سے زائد افراد نے ہمارے سٹال کا وزٹ کیا۔

دینی رجحان رکھنے والوں میں سے اکثریت نے ہمارے سٹال کی تعریف کی۔ خاص طور پر نماز کے لئے جگہ کی بہت تعریف کی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور پیاسی روحوں کی سیرابی کا باعث ہو اور احمدیت کی ترقی کا موجب ہو۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 22/اکتوبر 2010ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم مسعود اے ملک صاحب امریکہ ............ مترجم مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خاں صاحب

# حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی پاکیزہ زندگی کے بعض نمایاں پہلو

## بے لوث خدمت گزار، زیرک اور محنتی قائد، عجز و نیاز کے پیکر اور باخدا شخصیت

**نوٹ:۔** حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد (ایم۔ایم۔احمد) جماعت احمدیہ کے ایک عظیم سپوت اور خلافت احمدیہ کے سچے عاشق تھے۔انہیں اللہ تعالیٰ نے دینی و دنیاوی دونوں قسم کی برکتوں اور نعمتوں سے نواز رکھا تھا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نہایت ہی کامگار زندگی گزار کر 23 جولائی 2003ء کو تقریباً 90 سال کی عمر میں اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئے۔احمدیہ گزٹ یو۔ایس۔اے نے جون 2003ء میں ایک خصوصی شمارہ شائع کیا۔جس میں مختلف اہل قلم نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی باخدا شخصیت اور دنیاوی کامیابیوں کا دلچسپ اور ایمان افروز رنگ میں ذکر کیا ہے۔متذکرہ شمارے میں محترم مسعود اے ملک (میری لینڈ۔امریکہ) کے مضمون کا ترجمہ قدرے تلخیص کے ساتھ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے مجھے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی قیادت میں 1989ء سے 2002ء تک جماعت احمدیہ امریکہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ میں نے بچپن سے ہی محترم صاحبزادہ صاحب کا نام سن رکھا تھا۔ان کے جماعت احمدیہ امریکہ کے امیر تعینات ہونے سے پہلے میں امریکہ میں بھی ان سے کئی بار ملاقات کر چکا تھا۔لیکن ان کے ساتھ کام کرنے کی قربت حاصل نہ ہوئی تھی۔اس لئے جب حضور خلیفۃ المسیح الرابع نے انہیں امارت کی ذمہ داری سونپی تو میں اس زبردست شخصیت کے ساتھ کام کرنے سے کچھ متذبذب اور متفکر تھا۔ایسی زبردست شخصیت جسے دنیا کے اعلیٰ بین الاقوامی عہدوں کے علاوہ پاکستان جیسے ملک کے وزیر اور صدر مملکت کے نمائندہ کی حیثیت سے اعلیٰ مراتب پر فائز رہنے کا اعزاز حاصل رہا تھا لیکن اب جو میں پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ تیرہ سال کا عرصہ کس قدر جلد گزر گیا ہے۔

### ایک عظیم قائد

حضرت میاں صاحب فرمایا کرتے تھے کہ کسی عہدے کے بل بوتے پر احترام حاصل نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ اس بات پر منحصر ہے کہ آپ دوسروں سے کیسے پیش آتے ہیں۔ دراصل یہ چیز احترام پیدا کرتی ہے۔ وہ جماعت کے افراد اور جماعتی کارکنوں کے ساتھ ہمیشہ مہربانی اور عزت سے پیش آیا کرتے تھے۔ وہ ہر اس شخص کے مسئلے اور شکایت کا ازالہ فرماتے جو ان سے تحریری یا زبانی طور پر بیان کرتا اور وہ ہمیشہ ہر فرد کی عزت نفس کا پورا پورا خیال رکھتے تھے۔ وہ ہمیشہ لوگوں کو اچھائی کرنے، ایک دوسرے سے عمدگی اور عاجزی سے پیش آنے اور بہتری کی طرف قدم اٹھانے کی ہمت بندھاتے۔ وہ ہمیشہ قرآن کریم کے اس حکم کا ذکر فرماتے کہ دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے میں سبقت حاصل کرنی چاہئے۔ وہ جماعتی عہدیداروں اور جماعت کے دوسرے کارکنوں کو اس بات کی تاکید کرتے کہ ہر رات سونے سے پہلے دو باتوں کے متعلق جائزہ لیں۔

(1) میں نے احمدیت کی کیا خدمت کی ہے۔

(2) میں ہمیشہ دین کو دنیا پہ مقدم رکھوں گا۔

وہ ان قیمتی جملوں کو سٹکرز کی شکل میں چھپوا لیتے اور جماعت میں تقسیم کرتے تاکہ احمدی احباب ان کو اپنی خواب گاہوں میں سجالیں اور ہر روز رات کو سونے سے پہلے ان کو پڑھ کر ان پر غور و فکر کریں۔

### خلافت کی مثالی اطاعت

محترم میاں صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کے بے حد فرمانبردار تھے اور حضور کی ہدایات اور منشا پر عمل کرنے کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہتے تھے۔ جب کبھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے کوئی ہدایت یا اطلاع موصول ہوتی وہ فوراً اس پر عمل کرنے اور اس کے نفاذ میں لگ جاتے۔ جب بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جماعت امریکہ کو اپنی آمد سے فیضیاب فرماتے تو محترم میاں صاحب حضور کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مستعد رہتے۔ ایسے موقع پر محترم میاں صاحب حضور اور ان کے وفد کے آرام اور سہولت کے لئے بہترین سے بہترین انتظام کرتے۔ ایک دورہ کے موقع پر حضور خلیفۃ المسیح الرابع حضرت میاں صاحب کی رہائش گاہ پر قیام فرما تھے اور خاکسار کو تیاری کے مراحل میں اپنی کتاب Revelation and Rationality کے لئے کچھ مواد حاصل کرنے کی ہدایت عنایت فرما رہے تھے کہ اچانک میاں صاحب کمرے میں داخل ہوئے لیکن جونہی انہوں نے حضور کو ہدایات عنایت کرتے ہوئے دیکھا تو حضور سے معذرت کی اور کمرے سے باہر چلے گئے......

### پاکستان کے لئے خدمات

حضرت میاں صاحب نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ پاکستان کی براہ راست خدمت یا پاکستان کے مقاصد کے لئے خدمات میں گزارا۔ یہاں تک کہ جب وہ ورلڈ بینک اور IMF (بین الاقوامی مالیاتی فنڈ) میں عہدیدار تھے تو وہ پاکستان کے مفادات کو اپنے ذہن میں رکھتے تھے۔ ریٹائر ہونے کے بعد بھی وہ مشورہ لینے والوں کو پاکستان کی بہتری کے لئے بہترین تجاویز پیش کرتے۔ پاکستان کے سفراء نے پاکستان کے مفادات کے لئے ان کی حمایت اور مدد کا کھلم کھلا اعتراف کیا ہے۔ وہ ایسے امریکی سیاستدانوں کے سیاسی اجلاسات میں ذاتی طور پر شرکت کرتے جو پاکستانی مفادات کا حمایتی گروپ تھا۔ ان کی بے لوثی کی ایک مثال یہ ہے کہ انہوں نے ''پاکستان کی پچاسویں سالگرہ اور جماعت احمدیہ کی خدمات'' نامی سووینئر کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ اسے جماعت کے اندر اور باہر کے قارئین نے بے حد سراہا اور پسند کیا لیکن اس سووینئر میں جناب ایم ایم احمد کی اپنی خدمات کا ذکر تک نہیں کیا گیا۔ یہ اس عظیم شخصیت کی عاجزی اور بے نفسی کا ثبوت ہے کہ اس دستاویز میں ان کے اپنے کارناموں کے متعلق ایک لفظ بھی شامل نہیں کیا گیا حالانکہ یہ کتاب انہی کی زیر نگرانی تیار ہوئی تھی۔

### عجز و نیاز کا پیکر

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ بیشمار دینی اور دنیاوی انعامات اور مراتب کے ہوتے ہوئے یہ یقین کرنا بڑا مشکل ہے کہ محترم میاں صاحب کس قدر سادہ اور بے نفس انسان تھے۔ وہ کبھی بھی کبر کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے ایک بار محترم امیر صاحب (میاں صاحب) بعض احمدیوں کے درمیان کسی مسئلہ پر میٹنگ کر رہے تھے، یہ ایک گھمبیر مسئلہ تھا۔ اجلاس کے بعد ایک امریکی نژاد احمدی نے اپنے تاثرات بیان کئے کہ یہ جان کر طبیعت بہت خوش ہوئی کہ میاں صاحب کس قدر مہرباں اور نرم دل کے مالک ہیں۔

محترم میاں صاحب اجلاسات اور ملاقات کے اوقات کی بہت پابندی کرتے تھے۔ اگر کسی ناگزیر وجہ سے وہ نماز یا اجلاس کے لئے لیٹ ہو جاتے تو وہ آخری صف میں بیٹھ جاتے اور اگلی صف کی طرف بالکل نہ بڑھتے خواہ جماعت کے اراکین کتنا ہی زور دیں۔

### مضمحل صحت کے ماہ و سال

عمر کے آخری چند سالوں میں حضرت میاں صاحب کی صحت گر رہی تھی اور ان کے لئے لمبے وقت تک مسلسل کرسی پر بیٹھنا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔ جب وہ اپنی رہائش گاہ پر اجلاس کرتے تو پلنگ (Bed) پر پاؤں پھیلا کر بیٹھتے اور ہم لوگ Bed کے اردگرد کرسیوں پر بیٹھ جاتے۔ کمزور صحت کی وجہ سے ان کے لئے بیت الرحمٰن میں لمبے اجلاسات کرنا بہت مشکل ہوگیا تھا۔ ہماری نیشنل شوریٰ کے اجلاسات تہہ خانہ میں ہوتے تھے اور یہ عموماً تین روز تک چلتے تھے۔ محترم میاں صاحب نے تجویز کیا کہ ہم شوریٰ کے اجلاسات بیت الذکر کے فرش پر کریں جہاں اراکین شوریٰ کرسیوں پر بیٹھ سکیں گے کیونکہ وہ لمبے وقت تک فرش پر بیٹھنے کے عادی نہیں ہوں گے جبکہ میاں صاحب خود فرش پر بیٹھیں گے تاکہ وہ اپنے پاؤں پھیلا کر بیٹھ سکیں۔ ظاہر ہے کہ ہمارے لئے یہ طریقہ قابل قبول نہیں ہوسکتا تھا کہ ہم لوگ تو کرسیوں پر براجمان ہوں اور ہمارے قابل صد احترام صاحبزادہ صاحب فرش پر بیٹھیں۔ میں نے اس کی یہ راہ نکالی کہ ایک قسم کا تخت پوش تیار کیا جس پر محترم میاں صاحب بیٹھ سکتے تھے اور پاؤں بھی پسار سکتے تھے جبکہ تمام اراکین اپنی کرسیوں پر بیٹھ سکتے تھے۔ محترم میاں صاحب نے اس ترکیب کو پسند کیا اور اس کے بعد تمام اجلاسات اور شوریٰ کے موقع پر اس انتظام کو استعمال میں لاتے رہے۔ جب انہیں دوپہر کے کھانے تک بیت الرحمٰن میں ٹھہرنا ہوتا تو وہ ہمیشہ اپنا دوپہر کا کھانا ساتھ لاتے۔ ہر چند کہ یہ کھانا صرف ان کے لئے ہوتا وہ ہمیشہ پھل اور سینڈوچ میں ہمیں شریک کرتے۔ ہم ان سے یہ تبرک پا کر خود کو بہت خوش قسمت محسوس کرتے اگرچہ یہ بھی احساس ہوتا کہ ہماری وجہ سے میاں صاحب بھوکے نہ رہے ہوں۔

### جماعتی کاموں کے لئے وقف

حضرت صاحبزادہ صاحب بڑے زیرک اور محنتی قائد تھے۔ وہ ہر معاملے کی بڑی گہرائی سے چھان بین کرتے تھے۔ جب کبھی کوئی چیز ان کے ملاحظہ یا دستخط کے لئے پیش کرنا ہوتی تو ہم اس بات کو یقینی بناتے تھے کہ نہ صرف تمام مطلوبہ تفاصیل موجود ہیں بلکہ ساتھ دستاویزی ثبوت بھی مہیا ہیں۔ وہ ساری دستاویزات اور کاغذات کا خوب جائزہ لینے اور متعلقہ اشخاص اور شعبہ جات

سے معلومات حاصل کرنے کے بعد فیصلہ لکھوانا شروع کرتے اور آخر پر یہ فیصلہ بے حد عام فہم اور درست دکھائی دیتا۔ محترم میاں صاحب نے خط و کتابت، تحریرات، قیمتی آراء اور دوسرے نظائر کا ایک خزانہ چھوڑا ہے۔

## شوریٰ اور دوسرے اجلاسات کا عمدہ طریق کار

حضرت میاں صاحب نے مجلس شوریٰ کی کارروائی کا عمدہ طریق ہمارے حوالے کیا ہے۔ انہوں نے نیشنل مجلس عاملہ کے اجلاسات، جلسہ سالانہ اور اجتماعات کے انعقاد کا بڑا عمدہ طریق وضع اور قائم کر رکھا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے امریکہ جیسے مغربی ممالک میں جماعتی کام اور تقریبات کو عمدگی سے انجام دینے کے لئے مثال قائم کردی ہے۔

## جماعت امریکہ کی ترقی کے متعدد پہلو اجاگر ہوئے

جب حضرت میاں صاحب جماعت احمدیہ امریکہ کے امیر مقرر ہوئے تو انہوں نے 1990ء میں اپنی امارت کی پہلی مجلس شوریٰ میں ہی جماعت کے ممبران کو تاکیداً کہا کہ وہ چندہ میں اپنی قربانیوں کو بڑھائیں جماعت امریکہ کے بجٹ کو تین سالوں میں دوگنا کر دکھائیں اور کم ازکم ایک شعبہ مثلاً وقف جدید میں اول نمبر پر آجائیں۔ یہ ہماری جماعت (امریکہ) کی مالی قربانیوں کی شروعات تھیں۔ ان کی فعال قیادت میں جماعت کے ممبران نے اپنی کوششیں تیز کردیں اور چندہ میں پانچ گنا اضافہ ہوگیا۔

وہ جماعت کے اخراجات اور جماعتی پیسہ خرچ کرنے میں بھی بے حد محتاط تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ لوگوں کو اپنا پیسہ خرچ کرنے کی نسبت جماعت کا پیسہ خرچ کرنے میں زیادہ محتاط اور دوراندیش ہونا چاہئے۔ اپنی رقم خرچ کرتے ہوئے ہر شخص جانتا ہے کہ اسے اپنی ضروریات کے لئے خرچ کرنے میں کس قدر ہوشمند ہونا چاہئے لیکن جماعت کی رقم ایک امانت ہے جو اسے خداتعالیٰ نے سونپی ہے۔ اس لئے جماعت کی رقم خرچ کرتے ہوئے آدمی کو زیادہ احتیاط کرنی چاہئے۔

میاں صاحب کا اپنا یہ حال تھا کہ وہ کمرے سے نکلتے ہوئے خود لائٹ بند کردیتے تھے۔ امیر بننے کے ایک لمبے عرصہ تک وہ جو بھی رقم جماعت کی خاطر خرچ کرتے اس سے ایک پیسہ بھی وصول نہ کرتے تھے۔ بعد میں ہمارے پیہم اصرار پر انہوں نے صرف ٹیلی فون بل ادا کرنے کی اجازت دے دی۔

## دعوت الی اللہ کا خاص اہتمام

حضرت میاں صاحب دعوت الی اللہ کے کام پر بہت زور دیتے تھے اور تقریباً ہر شوریٰ کے موقع پر امریکہ میں دعوت الی اللہ کے نتائج کو بہتر بنانے کے لئے مختلف تدابیر اور طریق اختیار کرنے کا موضوع شامل کیا جاتا تھا۔

ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کے متعلق حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی پوری ہونے کے سو سال بعد حضرت میاں صاحب کی قیادت میں شہر زائن ریاست الانائے میں نہایت ہی کامیاب زائن کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کے بعد زائن شہر کو پہلا احمدی شہر بنانے کی منصوبہ بندی کی گئی اور اس مقصد کے لئے بجٹ مہیا کیا گیا۔ حضرت میاں صاحب جماعت کی تربیت کے متعلق عموماً اور بچوں کی تربیت کے متعلق خصوصاً بہت توجہ دیتے تھے۔ وہ مختلف جماعتوں پر زور دیتے تھے کہ وہ مقامی طور پر تربیتی کلاسوں اور تقریبات کے اہتمام کرنے پر خصوصی توجہ دیں۔ انہوں نے احمدی طلباء کو سکالرشپ دینے کا بھی آغاز کیا اور میرٹ نیز ضرورت (امداد) کی بنیاد پر ایک لاکھ ڈالر منظور کئے۔

## جماعتی کارکنان کے ساتھ مشفقانہ سلوک

وہ جماعت کے کارکنان کے لئے اعلیٰ کارکردگی کی بہترین مثال قائم کرتے تھے۔ وہ پوری محنت اور کوشش سے جماعت کا کام انجام دیتے تھے اور جماعت کے دوسرے کارکنان سے بھی اسی بات کی توقع کرتے تھے۔ وہ حضور کے نام اپنی رپورٹ میں اپنے معاونین کے اچھے کام کی تعریف کرتے بصورت دیگر جلسہ سالانہ اور اس طرح کے دوسرے اجتماعات مثلاً شوریٰ کے موقع پر ذکر کرتے ان کے تعریفی کلمات دعاؤں اور ان کارکنان کے لئے دعا کی درخواست سے لبریز ہوتے۔ وہ ایسا اپنے دل کی گہرائیوں سے کرتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ جذبات کی وجہ سے ان کی آواز اٹک جاتی۔ اگر انہوں نے کسی کارکن کو کام میں بہتری لانے کی تلقین کرنا ہوتی تو وہ اسے الگ طور پر بڑے اچھے طریقہ سے بات واضح کرتے۔

## ایک ذاتی مثال

یہاں ایک ذاتی مثال کا ذکر کرنا بے محل نہ ہوگا۔ جب مجھے (صاحب مضمون کو) نیشنل جنرل سیکرٹری کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ سالہا سال تک افسر جلسہ سالانہ کے فرائض بھی سونپے گئے تو بعض اوقات میرے لئے کام بے حد بوجھل ہو جاتا۔ ایک جلسہ سالانہ کے اختتام کے بعد کسی شخص نے میرے کام اور نامناسب کارروائی کے متعلق ایک بڑی شکایت لکھ دی۔ مجھے اس بات کا کوئی علم نہ ہوا حتیٰ کہ مجھے اس چٹھی کی نقل موصول ہوئی جو حضرت میاں صاحب نے اس شخص کو جواباً لکھی تھی اور جس کی کاپی مجھے بجھوائی گئی۔ حضرت میاں صاحب نے بکمال شفقت اس شخص سے میری غلطی کی خود معذرت کی اور لکھا کہ اس طرح کے موقع پر ایسی فروگذاشتیں ہوجاتی ہیں۔

میں اس موقع کی پوری تفصیل اور ساری صورتحال کی وضاحت لکھنا چاہتا تھا جیسا کہ میں اسے افسر جلسہ سالانہ کے نقطہ نگاہ سے سمجھتا تھا لیکن سوچا کہ مجھ سے بازپرس کرنے کی بجائے انہوں نے عجز سے کام لیتے ہوئے میری طرف سے معذرت طلب کرلی ہے تو پھر یہ مناسب نہیں کہ میں بال کی کھال اتارتا اور معاملے کو طول دیتا۔ اس واقعہ میں میرے لئے سیکھنے کے لئے بہت بڑا سبق تھا کہ اگر کوئی فروگذاشت یا غلطی ہو جائے جس کی اصلاح کرنے کی ضرورت ہو تو مجھے یہ لازماً خود کرلینی چاہئے اور اپنے امیر صاحب کو دوبارہ معذرت کرنے کی زحمت نہیں دینی چاہئے۔ اس شان کے قائد تھے ہمارے میاں صاحب اللہ تعالیٰ انہیں ہر طرح سے اپنی رحمت اور راحت سے نوازے۔ آمین

## اعانت کے مستحق احباب سے کریمانہ سلوک

وہ جماعت کے مستحق احباب کے لئے بہت مہربان تھے۔ وہ دوسروں کے علم میں لائے بغیر احباب کی مختلف ضرورتوں کے لئے رقوم اور صدقات کی منظوری دیتے تھے۔ جماعت کے پیسے کے علاوہ وہ بہت سے غریب لوگوں کی مدد کے لئے اپنی ذاتی رقم بھی استعمال میں لاتے اور ان لوگوں سے ہمدردی کا سلوک روا رکھتے اور کئی دوسرے طریقوں سے ان کی مدد کرنے کی کوشش کرتے۔ وہ ہمارے افریقی امریکن بھائیوں کی دینی (روحانی) اور دنیاوی قسمت سنوارنے کے لئے بہت فکرمند رہتے تھے۔ جب بہت بڑی تعداد میں پاکستان سے امریکہ میں سکونت پذیر ہونے والوں کے سبب پاکستانیوں اور امریکہ میں پیدا ہونے والے احمدیوں کی نسبت میں فرق بہت نمایاں ہوگیا تو حضرت میاں صاحب نے محسوس کیا کہ افریقی امریکن احمدی زیادہ تعداد میں جماعتی عہدوں کے لئے منتخب نہیں ہو پا رہے۔

آپ نے حضور کی خدمت میں گزارش کی کہ افریقی امریکن بھائیوں کے نیشنل مجلس عاملہ میں تقرر کے لئے خصوصی منظوری عنایت فرمائی جائے۔ اس طرح آپ نے حضور کی خدمت میں یہ بھی گزارش کی کہ کسی افریقی امریکن بہن کو صدر لجنہ امریکہ مقرر فرمایا جائے۔

وہ افریقی امریکن احمدیوں کو اپنے گھر پر دعوت دیتے۔ خاطر مدارات کرتے اور بڑے اچھے طریقے سے اپنے ذاتی ذرائع سے ان کی مدد کرتے۔

## احمدی دوستوں سے حسن سلوک

وہ جماعتی اراکین کی بات سننے اور ان کی درخواستوں اور فرمائشوں پر ہر وقت دھیان دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ حدیث نبویؐ کی پیروی میں وہ کسی بھی شخص کی دعوت قبول کرنے سے انکار نہیں کرتے تھے خواہ اس شخص کی پوزیشن کیسی ہی ہو سوائے اس کے کہ ان کی پہلے سے کوئی مصروفیت ہو یا جماعت کا کوئی کام ہو یا پھر صحت کی خرابی آڑے آجائے۔

صاف ظاہر ہے کہ ان جیسے بابرکت وجود کے متعلق ہر کوئی چاہتا تھا کہ وہ اس کے خوشی اور مسرت کے مواقع میں شریک ہوں۔ اسی طور پر انہوں نے بکمال شفقت میرے بچوں کی شادی میں شرکت فرما کر ان مواقع کو بابرکت بنایا۔ میرے ایک بیٹے کی دعوت ولیمہ کے موقع پر ان کے لئے اور دوسرے خاص معززین کے لئے تیار کردہ سٹیج پر جاتے ہوئے محترم میاں صاحب کو چوٹ آگئی۔ لیکن ہمیں اگلے روز تک اس بات کا علم نہ ہوسکا۔ دراصل وہ تقریب کے آغاز میں ہی زخمی ہوگئے تھے لیکن وہ آخر تک اس خوشی میں پوری طرح شامل رہے اور کسی کو پتہ نہ چلنے دیا کہ وہ کس قدر درد میں مبتلا ہیں۔

جب وہ گھر پہنچے تو انہیں ہسپتال لے جانا پڑا اور اس زخم کے ٹھیک ہونے میں کئی ہفتوں تک علاج کرانا پڑا۔ بعد میں مجھے صاحبزادہ ظاہر مصطفیٰ صاحب سے پتہ چلا کہ حضرت میاں صاحب قطعاً نہیں چاہتے تھے کہ کسی شخص کو اس وقت ان کے زخم کے متعلق علم ہو پائے تا کہ ہم لوگوں کا وہ پُرمسرت موقع خراب نہ ہو۔ وہ ایسے کریم النفس اور مہربان وجود تھے جو اس درد و کرب کو سہتے رہے تا کہ دوسروں کی خوشی پامال نہ ہو۔ خدائے قدوس و برتر ان کو اپنی رحمت سے نوازے اور ان کے سب عزیز و اقارب کو اپنے افضال و برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

آپ کے انتقال پُرملال پر جناب عبدالسلام اسلام نے جو درد بھری نظم کہی ہے اس کے دو شعر درج کئے جاتے ہیں۔

دور حاضر کا وہ اک مرد عظیم
غرب سے وہ فخر خاور چل بسا
احمدیت کا وہ فرزند جلیل
دیں کا وہ رخشندہ گوہر چل بسا

مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب

# عائلی زندگی میں تقویٰ، قول سدید اور حسن معاشرت

## اعلیٰ خلق سے ہمارے گھر، گلیاں، بازار اور وطن بھی جنت کا نشان بن سکتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور پیاروں کے ذریعہ میاں اور بیوی کے انتخاب اور ان کے ساتھ معاشرت میں کچھ اصول مقرر فرمائے ہیں جو لوگ ان اصولوں کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان پر مسلسل عمل پیرا رہتے ہیں وہ اپنے گھروں کو جنت نظیر بنا لیتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی حدیث ہے جس میں آپؐ نے فرمایا:

کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہوسکتی ہیں۔ یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے خاندان کی وجہ سے یا اس کے حسن و جمال کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے۔ لیکن تُو دیندار عورت کو ترجیح دے اللہ تیرا بھلا کرے اور تجھے دیندار عورت حاصل ہو۔

(بخاری کتاب النکاح)

آنحضرت ﷺ کا طریق مبارک تھا کہ لڑکے اور لڑکی کے اعلان نکاح کے موقعہ پر قرآنِ کریم کی چار آیات کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی اس سنت کی اتباع میں یہ طریق مروج چلا آرہا ہے۔ ان آیات میں پانچ مرتبہ تقویٰ اور ایک مرتبہ قول سدید کا ذکر کیا گیا ہے۔ تقویٰ کے معنی عرف عام میں خشیۃ اللہ یا خوف خدا کئے جاتے ہیں۔ اس کی تشریح میں سیدنا حضرت مسیح موعود الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں۔

”تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے“۔

(ملفوظات جلد اصفحہ 81)

پھر فرمایا:

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے۔ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے تقویٰ کی باریک راہوں کے سلسلہ میں ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ کسی آدمی کو کسی نے ایک کھوٹا سکہ دے دیا اب وہ خیال کرتا ہے کہ یہ سکہ میں نے اپنے گھر تو بنایا نہیں جس طرح کسی نے یہ مجھے دے دیا ہے میں بھی اسی طرح کسی اور کو دے دیتا ہوں اس بات کو اپنے ذہن میں ٹھان کر وہ شام کے اندھیرے میں کسی ایسے دکاندار کا انتخاب کرتا ہے جس کی نظر بھی نسبتاً کمزور ہے وہ جاتا ہے اور اسی کھوٹے سکہّ کے بدلے سودا خرید لاتا ہے۔ اب یہ بات درست ہے کہ یہ سکہ اس نے گھر نہیں بنایا اور نہ ہی چوری کیا ہے کسی نے دوسرے سکوں کے ساتھ یہ کھوٹا سکہ بھی اسے دے دیا ہے اسے چاہیے تھا کہ دوسرے سکوں کے ساتھ اسے دیکھ کر لیتا اگر اپنی غلطی کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر سکا تو اسے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اس کھوٹے سکے کو کھرے کے طور پر استعمال میں لائے تقویٰ کی باریک راہ اس امر میں مانع ہے۔

اعلان نکاح کے وقت قرآن کریم کی پڑھی جانیوالی آیات میں تقویٰ کے علاوہ قول سدید کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بیان فرماتے ہیں۔

”نکاح کے وقت جو آیات تلاوت کی جاتی ہیں ان میں قول سدید سے تعلق رکھنے والی آیت مرکزی نقطہ رکھتی ہے۔ قول سدید سے یہ مراد نہیں کہ سچ بولا جائے، قول سدید سے مراد یہ ہے کہ سچ ایسا بولا جائے کہ اس سے غلط مطلب نکلنے کا کوئی امکان ہی باقی نہ رہے۔ ورنہ بسا اوقات انسان ایک سچی بات کرتا ہے اور پھر بھی بعض باتوں کو پوشیدہ رکھ لیتا ہے اور کہتا ہے میں نے جھوٹ تو نہیں بولا یہ باتیں بیان ہی نہیں کیں جو تھیں مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ میری بیٹی کو مرگی نہیں ہے اور مرگی نکلے تو یہ جھوٹ ہے لیکن بعض سمجھتے ہیں یہ کہنا ضروری تو نہیں کہ مرگی ہے اور کہتے ہیں ہم نے تو سچ بولا ہے لیکن قول سدید کا تقاضا ہے کہ کہا جائے کہ مرگی کی تکلیف ہے اور پھر اس کو سوچنے سمجھنے کے بعد اگر کوئی اس بچی سے شادی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں بے شمار ایسے لوگ ہیں جن کو مرگی کی تکلیفیں ہیں اور ان کے خاوند ان سے بہت خوش ہیں۔ آگے ان کی اولاد بھی اچھی پیدا ہوئی ہے تو اس لئے یہ تو نہیں ہوسکتا کہ مرگی والوں کی شادی ہی نہ ہو۔ میں نے تو ہزار ہا معاملات دیکھے ہیں جن کی مرگی والی سے شادی ہوئی اور اچھے نباہ بھی ہوئے لیکن پہلے بتانا ضروری ہے“۔

(الفضل 11 جنوری 2005ء)

تقویٰ اور قول سدید کی کسی قدر تفصیل سننے کے بعد پیارے آقا سیدنا حضرت محمد ﷺ کے ارشادات سماعت فرمائیے۔

مومنوں میں ایمان کی حیثیت سے کامل ترین وہ شخص ہے جو اخلاق میں بہترین ہو اور تم میں بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہو۔

مومن مرد (شوہر) مومنہ عورت (یعنی بیوی) سے بغض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت اسے ناپسند ہے تو اس کی دوسری عادت پسندیدہ بھی ہوگی۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ مقبول ﷺ نے فرمایا ”مومنوں میں ایمان کی حیثیت سے کامل ترین وہ ہے جو اخلاق میں بہترین ہو اور اپنے گھر والوں پر زیادہ مہربان ہو“۔

(بخاری)

پھر آنحضرت ﷺ نے اپنی مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

خیرکُمْ خیرکُمْ لاھلہٖ وانا خیرکُم لاھلی۔ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کیلئے بہتر ہو اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کیلئے سب سے بہتر ہوں۔

(مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء)

آنحضورؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:۔

اسَتوَصُوابالنساءِ خیراً۔ عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔

اسی موقعہ پر حضور نے مزید فرمایا:۔

عورتیں تمہارے پاس قیدی ہیں اپنے لئے کچھ نہیں کرسکتیں اس لئے تمہارا فرض ہے کی ان کا خود خیال رکھو اور ان کی ضروریات حاجات کو پورا کرو اور حسن معاشرت کا رویہ پیش نظر رکھو۔

(سیرت ابن ہشام)

سیدنا حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر فرمایا۔

”چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کی وہ دھویں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کرسکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے تم ریا کاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کردے گی۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔۔۔۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے“۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13-12)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول نے 12 ستمبر 1902ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا

”وہ تعلق جو میاں بیوی میں پیدا ہوتا ہے بظاہر وہ ایک آن کی بات ہوتی ہے ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے اپنی لڑکی دی اور دوسرا کہتا ہے کہ میں نے لی۔ بظاہر یہ ایک سیکنڈ کی بات ہے مگر اس کی بات سے ساری عمر کے لئے تعلقات کو وابستہ کیا جاتا ہے اور عظیم الشان ذمہ داریوں اور جواب دہیوں کا جو میاں بیوی کی گردن پر رکھا جاتا ہے“۔

سیدنا حضرت مصلح موعود سورۃ البقرہ کی آیت ھُن لباَسٌ لَّکُم وَ اَنتُم لباَسٌ لّھُنَّ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

مردوں اور عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لئے ہمیشہ لباس کا کام دیں یعنی ایک دوسرے کے عیب چھپائیں۔ ایک دوسرے کی زینت کا موجب بنیں۔

پھر جس طرح لباس سردی گرمی کے ضرر سے انسانی جسم کو محفوظ رکھتا ہے اسی طرح مرد و عورت سکھ دکھ کی گھڑیوں میں ایک دوسرے کے کام آئیں اور پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کی دلجمعی اور سکون کا باعث بنیں غرض جس طرح لباس جسم کی حفاظت کرتا ہے اور اسے سردی گرمی کے اثر سے بچاتا ہے اسی طرح انہیں ایک دوسرے کا محافظ ہونا چاہئے۔

حضرت خدیجہ کی مثال دیکھ لو انہوں نے شادی کے معاً بعد کس طرح اپنا سارا مال رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا تا کہ رسول کریم ﷺ کو روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی دقت پیش نہ آئے۔۔۔۔۔۔ یہ اہلی زندگی کو خوشگوار رکھنے کا کتنا شاندار نمونہ ہے جو انہوں نے پیش کیا۔ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 411)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اے مردو ! اگر خدا کی رضا کو حاصل کر بھی لو اور اگر تمہاری نیکی اور تقویٰ کے نتیجہ میں اور قربانیوں کی وجہ سے جو تم اس کی راہ میں دے رہے ہو اور اس موت کی وجہ سے جو تم نے اپنے خدا کی رضا کے حصول کیلئے اپنے پر وارد کی ہو اور اس اثر کے نتیجہ میں جس سے تمہاری بیویاں ایک حد تک متاثر ہوتی ہیں۔ اس دنیا میں خدا کی رضا کی جنت کو حاصل بھی کر لو تو کون کہہ سکتا ہے کہ جنت ہمیشہ رہنے والی ہے جب تک کہ مستقل طور پر (-) کی ہر عورت ان قربانیوں کو بجا نہ لائے جن قربانیوں کی توقع

مردوں اور عورتوں ہر دو سے کی جاتی ہے اور جب تک عورت اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے والی نہ ہو جیسا کہ اس کے خاوند اور اس کے باپ اور اس کے بھائی اور اس کے دوسرے رشتہ دار اور تعلق رکھنے والے مرد اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے والے ہیں اس وقت تک اس جنت کو دوام حاصل نہیں ہو سکتا''۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 593)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

ایک لڑکی نے مجھے خط لکھا کہ خدا کے لئے میرے لئے دعا کریں خدا مجھے ایک بیٹا دے۔ چار بیٹیاں ہیں اور ہر بیٹی کے وقت عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہوں۔ ساس طعنے دیتی ہے، نندیں طعنے دیتی ہیں، خاوند کہتا ہے کیا جوٹھ جیسی چیز تم ہمارے گھر آ گئی ہو۔ کیا نحوستیں لے کر آئی ہو ہماری نسل برباد کر دی کوئی بیٹا نہیں پیدا ہوا اور یہ نحوستیں جو ہیں یہ وہ ساسیں ان کو نحوست سمجھتی ہیں اور نحوست کی تعلیم دے رہی ہوتی ہیں اپنے بچوں کو۔ تو کیا وہ خود عورت نہیں ہیں؟ کیا وہ خود نحوست کا نشان نہیں ہیں؟۔ ایسی ذلیل اور کمینی حرکتیں اگر احمدی معاشرے میں پائی جائیں تو ہم دنیا کو تعلیم دینے کے قابل نہیں ہیں۔

(خطبات طاہر عیدین خطبہ عید الفطر 5/اپریل 1992ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذریتنا ...... کی تشریح کرتے ہوئے ایک موقع پر فرماتے ہیں۔

''یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعہ ہمارے گھروں کے حالات سدھر سکتے ہیں۔ جو خطوط مجھے ملتے ہیں۔ روزانہ بلا استثناء ان میں کچھ خطوط ایسے ضرور ہوتے ہیں جن میں گھریلو ناچاقیوں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے عذاب کا ذکر ہوتا ہے اور ایسے خطوط بعض دفعہ بچوں کی طرف سے ملتے ہیں۔ بچے لکھتے ہیں کہ ہمارے والدین آپس میں ایک دوسرے کے خلاف گندی زبان استعمال کرتے ہیں گھر جہنم بنا ہوا ہے۔ ہم بہن بھائی یوں لگتا ہے بے سہارا ہیں اور ہم پر کوئی چھت نہیں ہے۔ بہت ہی تنگ ہیں اس صورت حال میں مشکل یہ ہے کہ ہم کسی کی طرفداری نہیں کر سکتے۔ پھر بیویوں کے خط آتے ہیں، خاوندوں کے آتے ہیں! اخلاق کی کمی کے نتیجے میں یہ دنیا ہمارے لئے جہنم بن سکتی ہے۔ اگر اخلاق گھروں کو جہنم بنا سکتے ہیں تو یہی اخلاق قوموں کو بھی جہنم میں دھکیل دیتے ہیں۔ یہی اخلاق بنی نوع انسان کے لئے جہنم پیدا کر دیتے ہیں۔ پس اخلاق کی بہت بڑی اہمیت ہے اور اعلیٰ خلق کے نتیجے میں صرف ہمارے گھر ہی جنت کے نشان نہیں بن سکتے بلکہ ہماری گلیاں، بازار اور وطن بھی جنت کے نشان بن سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ میں نے پہلے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اس دعا سے استفادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ دعا پھر اولاد پر بھی ممتد ہو جاتی ہے۔ اس کا فیض اولاد پر بھی جاری ہو جاتا ہے ...... ذریتنا میں صرف موجودہ نسلیں ہی مراد نہیں بلکہ وہ نسلیں بھی مراد ہیں جو قیامت تک ہیں...... اس دعا کے نتیجہ میں یقین دلاتا ہوں کہ گھر کا نقشہ بدل سکتا ہے''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اگست 1983ء)

آپ مزید فرماتے ہیں۔

''یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے۔ ابتدائی چیز ہے لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے۔ وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندرونی طور پر پیدا ہوتے ہیں۔ یا ایک دوسرے کے تعلقات میں پیدا ہوتے ہیں ان میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا ایک رجحان پایا جاتا ہے۔ جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں اسی طرح ایسے اگر مرد ہوں تو ان کی عورتیں بیچاری ہمیشہ ظلموں کا نشانہ بنی رہتی ہیں۔ اور اگر ایسی عورتیں ہوں تو مردوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے''۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے جو کہ ہر احمدی عورت کی خواہش ہے۔ تو تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے اپنے تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرتے ہوئے خود بھی قدم بڑھانے ہوں گے۔ اور اپنی اولاد کی بھی ایسے رنگ میں تربیت کرنی ہوگی کہ وہ آپ کے بعد آپ کا نام روشن کرنے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اولاد کو بھی صالحین کی جماعت میں شامل فرمائے۔ خود آپ کا کفیل ہو، آپ کو اور آپ کی نسل کو حضرت مسیح موعود کی آمد کا مقصد پورا کرنے والا بنائے اور کوئی ایسا فعل آپ یا آپ کی اولاد سے سرزد نہ ہو جو جماعت کی بدنامی کا باعث ہو''۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 مارچ 2007ء)

اگر ان ارشادات اور زریں ہدایات کو حرز جان بنا لیا جائے اور ان پر کما حقہ عمل کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اپنے گھروں کو جنت کا نمونہ بنا سکتے ہیں اور ان گھروں میں خود امن اور سکون سے رہ سکتے ہیں اور اپنی اولادوں کو دین کے رنگ میں رنگین کر سکتے ہیں۔ انسان کا سب سے بڑا سرمایہ اس کی نیک اولاد ہوتی ہے۔ وہ کونسا جوہر تھا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے باپ کے حکم پر اپنی گردن اپنے باپ کی چھری کے نیچے رکھ دی۔ نیک تربیت، نیک اولاد کی ضامن ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم اکتوبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں جو انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات کے افتتاح پر مشتمل تھا، شرائط بیعت کے تناظر میں انصار اور لجنہ کو توجہ دلائی کہ وہ نمازوں کی ادائیگی، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرکے اور نماز تہجد کی ادائیگی کے ساتھ اپنی تربیت کے ساتھ اپنی اولادوں کو بھی دینی ماحول میں رنگین کریں۔ پس آئیے ہم یہ عہد کریں کہ ہم انانیت اور جھوٹی عزت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایسا معاشرہ تشکیل دیں جو سراسر باعث اطمینان ہو۔ اپنی اولادوں کو ایسے رنگ میں ڈھالیں کہ وہ احمدیت کے مستقبل کی ضامن ہوں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین

مکرم رفیع احمد رند صاحب معلم سلسلہ

# میرے ابا جان مکرم احمد بخش خان صاحب آف بستی رندان

آپ کی پیدائش کھروڑے والا موضع گولیواہ بستی رندان ضلع ڈیرہ غازی خان میں تقریباً 1928ء میں ہوئی۔ آپ ایک بہت سادہ انسان تھے۔ ملنسار، خدا تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کرنے والے اور تہجد گزار تھے۔ ان میں ایک خوبی یہ بھی تھی کہ کوئی بھی نیکی کا کام کرتے تو دوسروں کو بھی اس کے کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ خلافت کے ساتھ بے انتہا محبت اور وفا کا تعلق رکھنے والے انسان تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج خلافت کی برکت اور آپ کی ان دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ میرے بڑے بھائی مکرم مبارک احمد خان دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بطور کارکن خدمت کر رہے ہیں اور مکرم مبشر احمد خان معلم انسپکٹر تربیت وقف جدید سندھ اور خاکسار حال 93/6R ضلع بہاولنگر میں دینی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

1992ء کی بات ہے کہ جب ہمارے گاؤں میں جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت کی گئی۔ بائیکاٹ کئے گئے اور یہاں تک کہ مخالفین نے ہمارے شہر میں آنے جانے کے تمام راستے بند کر دیئے تھے۔ اگر جاتے تو سائیکل یا موٹر سائیکل وغیرہ چھین لیتے۔ بعض دفعہ جب ہم احمدی لڑکے سکول جاتے تو مخالفین سڑک پر روک لیتے۔ گالیاں نکالتے اور کہتے کہ مرزائی جا رہے ہیں ان کو مارو اور ان سے کتابیں اور پیسے چھین لو۔ اس وقت ہماری جماعت بستی رندان کے تقریباً 80 کے قریب انصار اور خدام پر جماعتی کیس کر دیا۔ جن میں میرے والد محترم اور خاکسار کا نام بھی شامل تھا۔ ہمارا جرم صرف یہی تھا کہ ہم نے وقت کے امام کو مانا ہے اور صبح اٹھ کر نماز کے لئے صل علیٰ کہہ کر جگاتے ہیں۔ میرے والد محترم ڈیرہ غازیخان جیل میں 3 دن اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔

آپ کو مربیان کرام اور معلمین کرام کے ساتھ بہت محبت تھی۔ اس وقت خاکسار آٹھویں کلاس میں پڑھتا تھا۔ جب ہمارے گاؤں میں واقفین زندگی آتے تو فوراً آپ پہلے جاتے کہ پہلے جا کر کے حالات پوچھوں۔ گاؤں میں تقریباً 20 تا 25 کے قریب ہمارے کھجوروں کے درخت تھے۔ تو آپ مجھے حکم دیتے کہ بیٹا صبح کی نماز پڑھ لو اور قرآن کریم تلاوت کرکے تازہ کھجوریں اور ساتھ لسی بنا کر مرکزی مہمانوں کے لئے لاؤ اور مجھے تاکید کیا کرتے تھے کہ بیٹا آپ نے مرکزی مہمانوں کی خدمت کیا کرنی ہے کیونکہ یہ مسیح موعود کے غلام اور خادم ہیں۔ ہر سال آپ کھجوروں کے باغ کا ٹھیکہ لیا کرتے تھے تو صبح نماز فجر کے بعد خاکسار کو بھی ساتھ لے جاتے، آپ نے کھجوروں پر چڑھنا اور کھجوریں اوپر سے اتارنا سکھائی خاکسار پھر ہر سال والد صاحب کے ساتھ یہ کام کرواتا۔ جب تک مربیان کرام کو تازہ کھجوریں اور لسی نہ پلاتے تو ان کو چین نہیں آتا تھا اور گھر لے آتے اور دعا کے لئے کہتے کہ میری اولاد کے لئے اور ان گاؤں والوں کے لئے دعا کریں کیونکہ اس گاؤں میں رفقاء کی اولادیں رہتی ہیں۔

آپ بچپن سے ہی نماز اور تہجد کے پابند تھے۔ بعض دفعہ رات کے آخری پہر دو اڑھائی بجے خاکسار کو نماز تہجد کے لئے بیت الذکر لے جاتے اور کہتے کہ بیٹا نماز تہجد کی عادت اپنے اندر ڈالو جو لطف اور سرور نماز تہجد میں مجھے حاصل ہوتا ہے۔ وہ مجھے کسی اور کام میں نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ کسی وجہ سے خاکسار عشاء کی نماز پر نہیں گیا تو آپ نے مجھے سختی سے کہا کہ دیکھو بیٹا اگر تم میرے سامنے میری نافرمانی کرو اپنی ذات کے لئے تو میں برداشت کر سکتا ہوں۔ لیکن میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ تم نماز میں غفلت کرو۔ اللہ تعالیٰ گاؤں میں آپ کو امامت کرانے کی بھی توفیق دیتا رہا ہے اور گاؤں میں آپ احمد بخش (نمبردار) کے نام سے مشہور تھے گاؤں والے آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ اور نیک لوگوں کے زمرہ شامل کرے۔

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## تقریب آمین

مکرم وسیم احمد ظفر ثانی صاحب مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم تکریم احمد واقف نو نے محض خدا کے فضل سے قرآن کریم کا پہلا دور مورخہ 28 جون 2010ء کو بعمر ساڑھے پانچ سال مکمل کر لیا ہے۔ تقریب آمین مورخہ 26 ستمبر 2010ء کو بیت الامن آبنگرو آئیوری کوسٹ میں منعقد ہوئی۔ عزیزم تکریم احمد مکرم رمضان احمد ظفر صاحب مرحوم سابق اکاؤنٹنٹ روزنامہ الفضل کا پوتا اور مکرم محمد اکرم کھوکھر صاحب ابن مکرم برکت علی کھوکھر صاحب دارالنصر شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

## تقریب آمین

مکرم حافظ عبدالجبار صاحب معلم سلسلہ گوکھووال ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الباری کی تقریب آمین مورخہ 19 نومبر 2010ء کو بعد نماز جمعہ چاہ سردار والا تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا میں منعقد ہوئی۔ بچی نے 6 سال اور 4 ماہ کے عرصہ میں قرآن کریم کا دور مکمل کیا ہے۔ عزیزہ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو ملی۔ بوقت آمین عزیزہ سے قرآن کریم مکرم طارق محمود بلوچ صاحب مربی سلسلہ واستاد مدرسۃ الظفر نے سنا اور مکرم نذیر احمد بلوچ صاحب آف UK پہریدار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بچی مکرم غلام حسین صاحب مرحوم بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازی خاں کی پوتی اور مکرم ناصر احمد بلوچ صاحب محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے قرآن کریم پڑھنا مبارک فرمائے اور اسے اس پر عمل کرنے والی بنائے۔ آمین

## ولادت

مکرم بشارت احمد کوثر صاحب معلم وقف جدید گرمولہ ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 15 جولائی 2010ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے مکرم عطاء الوحید تنویر صاحب کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے نومولودہ کا نام عاتقہ وحید تجویز ہوا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے جو مکرم چوہدری فتح محمد صاحب درویش گجراتی کی نسل سے ہے اور مکرم عبدالمالک گل صاحب سابق صدر سکرنڈ کی نواسی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، سلسلہ کی شیدائی اور والدین کی فرمانبردار بنائے نیز خاندان کا نام روشن کرنے والی ہو۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد ورک صاحب مربی ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم بشیر احمد ورک صاحب ولد مکرم چوہدری نواب دین ورک صاحب ساکن کجر ضلع شیخوپورہ حال دارالعلوم جنوبی احد ربوہ مورخہ 22 نومبر 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 23 نومبر کو بعد نماز فجر مکرم شریف احمد علوی صاحب مربی سلسلہ (ریٹائرڈ) نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم سید خلیل احمد شاہ صاحب نے دعا کروائی۔

مرحوم نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے بیت الذکر سے آپ کو خاص لگاؤ تھا عموماً جمعۃ المبارک کے دن سب سے پہلے بیت الذکر میں پہنچنے والے اور پہلی صف میں بیٹھنے والوں میں سے تھے اسی طرح محلہ کی بیت الذکر میں بھی بیت کھلنے سے پہلے چلے جاتے اور بیت الذکر کھلنے کا انتظار کرتے رہتے اور سب گھر والوں کو بھی فجر کے وقت جگا دیتے کہ بیٹا نماز کا وقت ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم نماز تہجد کے عادی تھے اور ذکر الٰہی کرتے رہتے تھے آپ کی اولاد میں سے ایک بیٹا اور 2 پوتے مربی سلسلہ ہیں اسی طرح تین پوتے اس وقت جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں نیز پوتے، پوتیوں اور نواسے، نواسیوں میں سے 12 بچے اور 2 بچیاں وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہیں مرحوم نے اہلیہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ کے علاوہ سوگواران میں 6 بیٹے مکرم محمد نواز احمد ورک صاحب ناصر آباد ربوہ، مکرم نصیر احمد ورک صاحب دبئی، مکرم ناصر احمد ورک صاحب کارکن تحریک جدید ربوہ، مکرم بشارت احمد ورک صاحب گرین ٹاؤن لاہور، خاکسار، مکرم سعادت احمد ظہیر صاحب حال امریکہ اور ایک بیٹی مکرمہ مبشرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب ونیس ٹاٹے پور ضلع ملتان چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے ان کے درجات بلند کرکے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

## سانحہ ارتحال

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد شریف سندھو صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ میانوالی بنگلہ ضلع سیالکوٹ بقضائے الٰہی 14 نومبر 2010ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اسی روز میت ربوہ لائی گئی اور بیت مبارک میں نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے نوجوانی کی عمر میں اپنے خاندان میں سے اکیلے بیعت کی اور سلسلہ میں داخل ہوئے۔ مرحوم نہایت درجہ صابر، کم گو اور نیک طبیعت تھے آپ مکرم پرویز احمد سندھو صاحب حال لندن کے والد اور مکرم چوہدری انصر احمد صاحب ساہی آف بیلجیئم کے خسر تھے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## اعلان دارالقضاء

(مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ ترکہ مکرم عبداللہ خان صاحب)

مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم عبداللہ خان صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 13/17 دارالصدر برقبہ 11 مرلہ 5 مربع فٹ میں سے 3 مرلہ 183 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

### تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ۔ بیٹی
2۔ مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ۔ بیٹی
3۔ مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ۔ بیٹی
4۔ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ۔ بیٹی
5۔ مکرم امانت علی صاحب۔ بیٹا
6۔ مکرم بشیر احمد رحمانی صاحب۔ بیٹا
7۔ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ۔ بیٹی
8۔ مکرم طارق اسماعیل صاحب۔ بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

# ببرک کارمل

## افغانستان کا صدر (86-1979ء)

ببرک کارمل (Babrak Karmal) 6 جنوری 1929ء کو کابل کے نزدیک ایک گاؤں کا ماری (Kamari) میں پیدا ہوا۔ ببرک کے معنی ببر شیر اور کارمل مخفف ہے کارل مارکس کا۔ اس کا والد افغان فوج میں میجر جنرل کے عہدے پر فائز تھا۔ اس نے لاء سکول میں تعلیم پائی۔ ببرک کارمل ابتداء سے ہی کمیونسٹ نظریات کا قائل تھا اور اس کا تعلق بائیں بازو کے کارکنوں سے تھا۔ لہٰذا جب بائیں بازو کے کارکنوں پر شاہ ظاہر شاہ کا عتاب نازل ہوا تو ببرک کارمل بھی گرفتار ہوا اور چار سال جیل میں رہا۔

اس کے بعد بھی وہ کئی بار جیل گیا اور اس عرصہ میں خلق (کمیونسٹ) پارٹی کا صف اول کا راہنما بن گیا۔ لیکن 1970ء میں خلقی لیڈروں سے اختلاف ہونے پر اپنی الگ جماعت ''پرچم پارٹی'' قائم کی۔ اپریل 1978ء کے انقلاب کے وقت کارمل پرچم پارٹی کا لیڈر تھا۔ نور محمد ترہ کئی نے حکومت سنبھالی تو کارمل نائب وزیر اعظم بنا۔ لیکن چند ماہ بعد اسے سفیر بنا کر چیکوسلواکیہ بھیج دیا گیا۔

27 دسمبر 1979ء کو روس کی مدد سے کارمل نے حفیظ اللہ امین کا تختہ الٹ دیا۔ کارمل جو کہ چند ماہ قبل روس فرار ہو چکا تھا۔ واپس آ کر ملک کا صدر، وزیر اعظم، انقلابی کونسل کا چیئرمین، افغان فوج کا سپریم کمانڈر اور ''عوامی جمہوری پارٹی آف افغانستان'' (PDPA) کا سیکرٹری جنرل بن گیا۔ اس کے ساتھ ہی روسی فوجیں افغانستان میں داخل ہو گئیں۔ حفیظ اللہ امین مارا گیا۔ کارمل کے عہد میں افغانستان خوفناک خانہ جنگی کی لپیٹ میں آیا اور 50 لاکھ افغان گھر بار چھوڑ کر پاکستان اور ایران چلے گئے۔

11 جون 1981ء کو ببرک کارمل نے وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے کر سلطان علی کشتمند کو وزیر اعظم بنا دیا اور باقی عہدے اپنے پاس رکھے۔ اگلے چار برس ملک میں سرکاری فوجوں اور مجاہدین کے درمیان شدید لڑائی جاری رہی۔ اپریل 1986ء میں کابل ریڈیو نے اعلان کیا کہ ببرک کارمل بیمار ہے اور علاج کی غرض سے ماسکو میں مقیم ہے۔ مئی 1986ء میں خاد (Khad) کا سابق سربراہ ڈاکٹر محمد نجیب اللہ کارمل کی جگہ (PDPA) کا سیکرٹری جنرل بنا۔ 20 مئی کو نجیب نے افغانستان کے صدر کا عہدہ بھی سنبھال لیا۔ اب کارمل صرف انقلابی کمان کونسل کا چیئرمین تھا۔

24 نومبر 1986ء کو ببرک کارمل کو تمام پارٹی اور حکومتی عہدوں سے فارغ کر دیا گیا اور ملک پر ڈاکٹر نجیب اللہ نے غلبہ حاصل کر لیا۔ پرچم اور خلق پارٹی کے درمیان کشمکش بڑھتی گئی۔ 3 مئی 1987ء کو نجیب نے ببرک کارمل کو گرفتار کر لیا اور 1990ء کے دوران اسے روس جلاوطن کر کے بحیرہ اسود کے کسی نامعلوم مقام پر نظر بند کروا دیا۔ یکم دسمبر 1996ء کو ببرک کارمل بیماری کے باعث ماسکو میں انتقال کر گیا۔

## خبریں

### حکومتی قرضوں میں کمی تک مہنگائی پر کنٹرول ممکن نہیں

سٹیٹ بینک آف پاکستان نے نومبر اور دسمبر کے لئے نئی مانیٹری پالیسی کا اعلان کردیا ہے۔ جس کے تحت پالیسی ریٹ 50 بیسس پوائنٹس بڑھا کر 14 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پالیسی میں کہا گیا ہے کہ سٹیٹ بینک کی بیلنس شیٹ پر ملکی اثاثوں اور بیرونی اثاثوں کا بڑھتا ہوا تناسب اور گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے ساتھ اس کے مضبوط ارتباط سے بھی پتہ چلتا ہے کہ رواں مالی سال کا بیشتر عرصہ اور ممکنہ طور پر آئندہ مالی سال میں بھی گرانی دو ہندسی سطح پر برقرار رہے گی۔

### ملک میں کرپشن کی حکمرانی ہے

مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف نے کہا ہے کہ عدلیہ کے فیصلوں پر عمل نہیں ہو رہا، ملک میں کرپشن کی حکمرانی ہے، بدعنوان افراد کو اہم عہدوں پر تعینات کیا جارہا ہے۔ حکومت مہنگائی بیروزگاری، کرپشن اور غربت کا خاتمہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ کرپشن اور بیڈ گورننس کا سلسلہ جاری رہا تو خاموش نہیں بیٹھیں گے۔

### تہران میں 2 ایٹمی سائنسدانوں پر بم حملے، ایک جاں بحق دوسرا زخمی

ایران کے دارالحکومت تہران میں دو بم دھماکوں کے نتیجہ میں ایک اعلیٰ ایٹمی سائنسدان جاں بحق اور دوسرے سائنسدان سمیت 3 افراد شدید زخمی ہو گئے۔ دوسری جانب ایرانی صدر احمدی نژاد نے ہنگامی پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ ایرانی سائنسدانوں پر حملے میں امریکی سی آئی اے، موساد اور مغربی طاقتوں کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ہرصورت میں ایٹمی پروگرام کو آگے بڑھائیں گے۔

# پولینڈ کے کتب میلہ میں جماعت احمدیہ کی شرکت

مکرم زبیر خلیل خان صاحب

کراکو پولینڈ کا دوسرا بڑا شہر ہے اور پولینڈ کا معاشی اور ثقافتی مرکز کہلاتا ہے۔ آبادی ایک ملین سے کچھ کم ہے۔ پولینڈ کی سب سے مشہور لبلیان یونیورسٹی کے علاوہ اس شہر میں 22 مزید یونیورسٹیاں ہیں۔ شہر کے تین افراد کو اب تک نوبیل پرائز مل چکا ہے۔ بیک وقت ایک لاکھ ستر ہزار طالب علم یہاں کی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ماضی میں اس شہر کو پولینڈ کے دارالخلافہ رہنے کا شرف بھی حاصل رہا ہے۔ پولینڈ کی سب سے قابل تکریم عمارت ویول کاسل بھی اسی شہر کا حصہ ہے جہاں پولینڈ کی بہت ساری مشہور شخصیات دفن ہیں۔

ماہ نومبر 2010ء کے آغاز میں چار تا سات نومبر پولینڈ کا سب سے بڑا قومی کتب میلہ اس شہر میں منعقد ہوا۔ پچھلے 14 سال سے سے یہ کتب میلہ باقاعدگی سے منعقد ہو رہا ہے اور بہت کامیاب ایونٹ سمجھا جاتا ہے۔ امسال بھی 500 سے زائد سے بک سٹالز میلہ کی زینت بنے اور 40 ہزار سے زائد لوگوں نے بک فیئر کو وزٹ کیا۔ جماعت احمدیہ کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کتب میلہ میں شرکت کی توفیق ملی۔ احمدیہ بک سٹال کی خصوصیت یہ تھی کہ مذہب کے بارہ میں پہلی بار کسی دینی تنظیم نے یہاں بک سٹال لگایا تھا۔ لہٰذا جماعت کا یہ سٹال ہزاروں افراد کے لیے دلچسپی کا باعث بنا رہا۔ جماعت احمدیہ کو محض اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بھی دے رکھی ہے کہ ابھی تک اصل عربی عبارت کے ساتھ پولش زبان میں ترجمہ کا قرآن صرف جماعت احمدیہ نے ہی کیا ہے۔ قرآن کریم کے علاوہ بانی جماعت احمدیہ کی کتب اسلامی اصول کی فلاسفی، مسیح ہندوستان میں لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی رہیں۔ دین میں عورت کا مقام، دین حق کے بارہ میں عمومی پوچھے جانے والے سوالات کے علاوہ موجودہ امام جماعت احمدیہ کے امن سے متعلق خطاب اور یو کے پارلیمنٹ کے خطاب کا پولش ترجمہ بھی بہت مقبول رہا۔ جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی معرکتہ الآراء تصنیف کرسچینیٹی اے جرنی فرام فیکٹس ٹو فکشن کے علاوہ مولانا ابولعطاء جالندھری کی کتاب صلیب پر موت بائبل سے دلائل اور امام بیت الفضل لندن مولانا عطاء المجیب راشد کی کتاب کیا اسلام سے پولینڈ کو خطرہ ہے یہاں کے مقامی لوگوں کے لئے بہت حیرت کا باعث بنی۔

بعض پادری اس بات پر پریشان نظر آتے تھے کہ اس کتب میلہ میں عیسائیت کے بارہ میں اس قسم کی کتب کیوں رکھی گئی ہیں۔

دوران کتب میلہ تین مقامی تنظیموں نے رابطہ کیا اور شہر میں دین حق سے متعلق لیکچرز اور دیگر سرگرمیوں میں مدد کی درخواست کی جو کہ قبول کرلی گئی ہے۔ کئی اشاعتی اداروں اور بک سیلرز نے ان دینی کتب کے بارہ میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ جماعت کی طرف سے جو بھی میٹریل ساتھ لے کر گئے تھے وہ سارا ہی ہاتھوں ہاتھ لے لیا گیا۔ بلکہ چوتھے روز تو دلچسپی رکھنے والے کئی افراد کو خالی ہاتھ واپس لوٹنا پڑا کیونکہ سٹال پر موجود تمام لٹریچر ختم ہو چکا تھا۔

پولینڈ ایک کنزرویٹو کرسچین ملک ہے اور دین کی اشاعت یا لٹریچر کی اشاعت کے لحاظ سے یہاں احمدیہ جماعت کے علاوہ کوئی دوسری تنظیم ابھی تک ایکٹو نہیں ہے۔ لوگوں میں دین حق کے بارہ میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی پیاس صاف محسوس کی جاسکتی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور کرم ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو یہ توفیق دی کہ محدود وسائل اور افرادی قوت کے باوجود ہزاروں پولش افراد تک دین حق کی حقیقی تعلیم پہنچا سکی۔

**ربوہ میں طلوع وغروب یکم دسمبر**

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:21 |
| طلوع آفتاب | 6:48 |
| زوال آفتاب | 11:55 |
| غروب آفتاب | 5:06 |

ضرورت سٹاف
☆ سٹاف نرس
☆ میٹرک پاس محنتی ایماندار لیڈیز سٹاف کی ضرورت ہے
رابطہ: مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
047-6213944,0315-6705199

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

وال سٹریٹ ایکسچینج کمپنی
بذریعہ منی گرام MoneyGram.
10 منٹ میں دنیا بھر سے رقوم منگوائیں اور بھجوائیں
ٹیلی گرافک ٹرانسفر (T.T)
ڈیمانڈ ڈرافٹ (D.D)
غیر ملکی کرنسی کی خرید وفروخت
ربوہ برانچ
دوکان نمبر 7/14 گول بازار، چناب نگر (ربوہ)
فون 047-6213385-86 فیکس 047-6213384

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

FD-10

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

مکان کرایہ کیلئے خالی
نصیر آباد، فیروز پور روڈ لاہور میں ڈبل سٹوری پانچ مرلہ گھر کرائے کیلئے خالی ہے خواہشمند حضرات رابطہ کریں۔
خالد صدیق: 0333-4820605

ضرورت سٹاف
الصادق اکیڈمی میں خواتین انگلش ٹیچرز کی ضرورت ہے تعلیمی قابلیت M.A انگلش ہو۔ نیز پارٹ ٹائم جاب کے لئے ایسی خواتین بھی درخواست دے سکتی ہیں جو Msc English M.A پارٹ ون یا B.Sc کے امتحان کے بعد فارغ ہیں۔ فون نمبر 6214434,6211637
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ

HOUSE OF HEALTH
WHERE HEALTH IS IN ITS PURE SHAPE
جدید جاپانی انداز پر خالصتاً ہومیوپیتھک کلینک جہاں پر تمام بیماریوں کا علاج امپورٹڈ ادویات سے کیا جاتا ہے۔
جاپانی ماہرین کی زیر نگرانی پاکستان میں پہلی بار آکسیجن تھراپی / زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر منصور احمد وقار
مفت مشورہ اور ادویات کی ترسیل بذریعہ DHL تفصیلات کے لئے رابطہ کریں
ہیپاٹائٹس B اور C کا شرطیہ علاج
دمہ کا انشاء اللہ مکمل خاتمہ
موٹاپہ 15 دن میں دس پاؤنڈ وزن کم
خواتین کے تمام امراض لیڈی ڈاکٹر کی زیر نگرانی
جوڑوں کا درد اور اعصابی کمزوری کا شافی علاج
ہاؤس آف ہیلتھ ہومیوپیتھک کلینک
جاپانی ماہرین کی مدد سے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ تمام قسم کے لیب ٹیسٹ، الٹراساؤنڈ اور ECG بھی موجود ہے۔
7,8 Stores Market, A-Block Model Town, Lahore. Ph: 042-35915933-4 E-mail: info@thehoh.com, Website: www.thehoh.com